روزنامہ **الفضل** ربوہ

CPL 61

فون 213029

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 243 | ہفتہ 29 جمادی الثانی ۔1418ھ یکم نبوت 1376ہش یکم نومبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈھونیکے سڑک پورہ (ضلع گوجرانوالہ) راہ مولا میں قربان ہو گئے

ربوہ: 30۔ اکتوبر 1997ء۔ احباب جماعت کو افسوس سے خبر دی جاتی ہے کہ ڈھونیکے سڑک پورہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کے ایک مخلص نڈر اور فدائی احمدی محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب راہ مولا میں قربان ہو گئے ان کی عمر 55 برس تھی۔ ان کا جنازہ 30۔ اکتوبر کو رات ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ربوہ پہنچا رات نو بجے بیت المبارک کے شرقی لان میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ان کا جنازہ پڑھایا جس میں اہل ربوہ کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ بعد ازاں ان کو عام قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا جہاں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو 26۔ اور 27۔ اکتوبر کی درمیانی رات چار مسلح افراد جنہوں نے اپنے چہرے چھپائے ہوئے تھے ان کے گھر سے اغوا کر کے لے گئے اور ان پر تشدد کرنے کے بعد گولیاں مار کر ان کو ہلاک کر دیا اور ان کا جسد خاکی نالہ پلکھو میں پھینک دیا۔ گھر والے عزیز و اقارب اور دوست ان کو تلاش کرتے رہے پولیس نے تفتیش کے سلسلے میں ایک شخص زمان شاہ نامی کو حراست میں لے لیا۔ جس نے ان کو ہلاک کرنے کا اعتراف کیا اور اسی کی نشاندہی پر محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کا جسد خاکی نالہ پلکھو سے برآمد کر لیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کا جسد خاکی 30۔ اکتوبر کو صبح 8 بجے کے قریب برآمد کیا گیا اور دن کے دو بجے نعش ورثاء کے حوالے کی گئی۔ ساڑھے چار بجے جنازہ ادا کیا گیا جس کے بعد جنازہ ربوہ لایا گیا۔

محترم ڈاکٹر صاحب وقوعہ کی رات ایک بچی کی مرہم پٹی کر کے فارغ ہوئے ہی تھے کہ چار مسلح افراد آ گئے انہوں نے 5 ہزار روپے اور ایک رائفل گھر سے لوٹی اور پھر گھر والوں کو ایک کمرہ میں بند کر کے ڈاکٹر صاحب کو اغوا کر کے لے گئے۔

ڈاکٹر نذیر صاحب موصوف علاقے کی ہر دل

باقی صفحہ 7 پر

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے۔ جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خیر ہو جاتے ہیں۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کام آتی ہے۔ زہر اور نجاست بھی کام آتی ہے۔ اسٹرکنیا بھی کام آتا ہے۔ اعصاب پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ مگر انسان جو اخلاق فاضلہ کو حاصل کر کے نفع رساں ہستی نہیں بنتا۔ ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی بھی کام نہیں آ سکتا۔ مردار حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی تو کھال اور ہڈیاں بھی کام آ جاتی ہیں۔ اس کی تو کھال بھی کام نہیں آتی۔ اور یہی وہ مقام ہوتا ہے۔ جہاں انسان (ان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے) کا مصداق ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے' کیونکہ نیکیوں کی ماں اخلاق ہی ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 354)

تربیت کے لئے نرم اور پاک زبان کا استعمال اور ادب کرنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا (ہے)۔ یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے' وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندر نجی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے' جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے۔ جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کے کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں' تکلیف دے رہی ہوتی ہیں اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ایسے اگر مرد ہوں تو عورتیں بچاری ہمیشہ ظلموں کا نشانہ بنی رہتی ہیں اور اگر عورتیں ہوں تو مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ یہ بات بھی ایسی ہے جس کو بچپن سے ہی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ گھر میں بچے جب آپس میں ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں۔ اگر وہ آپس میں ادب اور محبت سے کلام نہ کریں۔ اگر چھوٹی چھوٹی بات پر تو تو میں میں اور جھگڑے شروع ہو جائیں تو آپ یقین جانئے کہ آپ ایک گندی نسل پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہیں ایک ایسی نسل پیدا کر رہے ہیں جو آئندہ زمانوں میں قوم کو تکلیفوں اور دکھوں سے بھر دے گی اور آپ اس بات کے ذمہ دار ہیں ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے بچوں نے ایک دوسرے سے زیادتیاں کیں' سختیاں کیں۔ اور آپ نے ان کو ادب سکھانے کی طرف توجہ نہ کی اور یہی نہیں ایسے بچے پھر ماں باپ سے بھی بدتر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور جن ماں باپ کے بچوں کی تعزیر کے لئے جلد ہاتھ اٹھتے ہیں۔ ان کے بچوں کے پھر ان پر ہاتھ اٹھنے لگتے ہیں۔ اس لئے روزمرہ کے حسن سلوک اور ادب کی طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور یہ بھی گھروں میں اگر بچپن ہی میں تربیت دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی آسانی کے ساتھ یہ کام ہو سکتے ہیں لیکن جب یہ اخلاق زندگی کا جزو بن چکے ہوں' جب ایسے بچے بڑے ہو جائیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ سکول میں جائیں تو کلاسوں میں یہ بچے بدتمیزی کے مظاہرے کرتے' شور ڈالتے' ایک دوسرے کو تکلیفیں پہنچاتے اور اساتذہ کے لئے ہمیشہ سردردی بنے رہتے ہیں۔ یہی بچے جب

باقی صفحہ 7 پر

جلسہ سالانہ 1997ء برطانیہ کے موقع پر جلسہ کی مارکی کے باہر ایک تصویر

جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم نبوت 1376 ھش یکم نومبر 1997ء

ذکرِ الٰہی کی کیفیت

اللہ کا ذکر ہر وقت کرنا چاہئے۔ اور اس ذکر کو اپنی زندگی پر اس طرح لاگو کرنا چاہئے کہ گویا کہ ہمارے خون کے اندر شامل ہو گیا ہے۔ لیکن یہ بات خاص طور پر سوچنے اور سمجھنے والی ہے کہ ذکر ہے کیا۔ کیا صرف خدا' خدا' کہتے چلے جانا ذکر کہلا سکتا ہے کیا یہ ذکر ہمارے کسی کام آسکتا ہے۔ ہر گز نہیں۔ خدا کے ذکر کا اصل مطلب تو یہ ہے کہ اس کی صفات پر غور کیا جائے۔ اور اس کی صفات کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالا جائے۔ انسان دنیا میں خدا تعالیٰ کا پرتو بن جائے۔ اگر ہم ایسا کر سکیں اور ہم ایسا کریں تو یہ واقعی ذکر کرنے والی بات ہو گی۔ لیکن اگر کبھی کبھی خدا کو یاد کر لیا اس کی صفات کے مطابق کام کر لیا اور پھر پلٹ کر وہی باتیں شروع کر دیں جو خدا تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہیں اور جن سے اپنے دل کو ہٹانے کے لئے ذکر شروع کیا تھا تو وہ ذکر جو کیا گیا تھا۔ وہ بھی بیکار جائے گا۔ خون میں ذکر کے شامل ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہ آئے کہ ہم خدا تعالیٰ کی صفات کو اپنی نظروں سے اوجھل کر دیں اور اپنی مرضی کے مطابق جو چاہیں کرنے لگیں۔ اس سلسلے میں حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک خطبہ میں فرمایا:-

"ذکر الٰہی اندرونی تبدیلیاں پیدا کئے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ اللہ کا ذکر ہو اور دل میں شیطانی وساوس ہوں۔ اللہ کا ذکر ہو اور فارغ ہوتے ہی بنی نوع انسان کے خلاف ظلم کے منصوبے چلائے جا رہے ہوں۔ اللہ کے ذکر پر تسبیح پر انگلیاں چل رہی ہوں اور ذہن میں سیاسی چالیں ہوں۔ یہ ہو کہ جب ہم اوپر آئیں گے تو بنی نوع انسان سے یہ کچھ کریں گے۔ یہ ذکر نہیں ہے۔ یہ دھوکا ہے۔ ذکر وہی ہے جو خون کے اندر جاری ہونے لگے۔ جو دل کے اندر دھڑکنے لگ جائے تو دماغ کی سوچیں بن جائے۔ یہ وہ ذکر الٰہی ہے جس کی طرف میں آپ کو بلا رہا ہوں۔"

اس ارشاد سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ ذکر ہر لمحہ جاری رہنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی صفات پر غور اور یہ کوشش کہ ان کے مطابق اپنی زندگی گزاری جائے کسی لمحہ بھی ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہئے۔ اگر یہ بات فراموش ہو جائے اور ذکر کرنے کے بعد ہم ایسے منصوبے بنانے لگیں جو دوسروں کو تکلیف میں ڈالیں۔ ان کے لئے مشکلات پیدا کریں ان پر پہاڑ ٹوٹنے لگیں تو یقیناً جو ذکر ہم نے کیا ہے یا جسے ہم نے اپنی دانست میں ذکر کہا ہے وہ ذکر بھی حقیقی معنوں میں ذکر نہیں ہو سکے گا۔ ضرور اس بات کی ہے کہ ہر وقت ہماری نگاہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو اس کی صفات پر ہمہ وقت غور کرتے رہیں اور اس کی صفات کے مطابق اپنی زندگی سر کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو یقیناً یہ ہمارے نفس کا دھوکا ہو گا کہ ہم ذکر کرتے ہیں۔ انسان چاہے کتنی ہی عبادت کیوں نہ کرے جب تک وہ انسانوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتا۔ اس وقت تک اس کی عبادت کسی کام نہیں آسکتی۔

اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ آبادیوں کو چھوڑ کر جنگلوں میں چلے جانا اور وہاں جا کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا انسان کے کسی کام نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں پیدا کیا ہے۔ ہمارے ارد گرد لوگ بستے ہیں۔ ہمیں لوگوں سے معاملہ کرنا ہے۔ لوگوں سے لین دین کرنا ہے۔ لوگوں سے تعلقات پیدا کرنے ہیں اور انہیں بڑھانا ہے اور یہ ذکر کا ایک خاصا بڑا حصہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا کا نام لینا اور اس کی عبادت کرنا بھی ذکر ہے۔ لیکن یہ ذکر کامیاب اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم انسانوں کے ساتھ بہتر سلوک کریں اگر ہم انسانوں کے ساتھ بہتر سلوک کریں تو ہمارا خدا کا لیا ہوا نام بھی ہمارے لئے سعادت کا باعث بن جائے گا۔ لیکن ادھر ہم نے عبادت کی اور ادھر ہم نے دھوکے دینے شروع کر دیئے۔ ادھر ہم نے عبادت کی اور ادھر ہم نے کسی پر ظلم کرنا شروع کر دیا۔ ادھر ہم نے عبادت کی اور ادھر ہم نے سوچنا شروع کر دیا کہ اگر ہم طاقت پکڑ گئے تو دنیا کے ساتھ یہ یہ کریں گے جو ظلم کے کھاتے میں آتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو اسے عبادت نہیں کہہ سکتے صحیح معنوں میں عبادت اور ذکر الٰہی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا کیا جائے اور انسانوں کا بھی حق ادا کیا جائے۔ اور جو لوگ خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں جو ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ ان کے لئے دوسرے لوگوں سے بھی یہ بات زیادہ ضروری ہو جاتی ہے کہ وہ انسانوں کے حقوق بھی ادا کریں۔ خدا تعالیٰ کے حقوق اگر کوئی انسان ادا نہ کرے تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کسی نہ کسی طرح معاف کر دے۔ لیکن جو شخص انسانوں کے حقوق ادا نہیں کرتا اس کے لئے معافی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

پس ہمیں ہر وقت یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ذکر الٰہی یا ہماری کی گئی عبادت ہمارے کسی کام آ رہی ہے یا نہیں۔ کیا وہ ہمیں دوسرے لوگوں کے قریب لاتی ہے یا نہیں۔ دوسرے لوگوں کی ہمدردی پر ابھارتی ہے یا نہیں۔ دوسرے لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر آگے چلنے کی کیفیت ہم میں پیدا کرتی ہے یا نہیں۔ اور اگر پیدا کرتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم واقعی ذکر میں مشغول ہیں۔ یہ ذکر ہمارے خون کے اندر جاری ہو گیا ہے۔ جس طرح کہتے ہیں کوئی چیز طبیعت ثانیہ بن جاتی ہے۔ طبیعت ثانیہ تو اسی طرح بنتی ہے تا کہ انسان ہر وقت ویسا ہی کرنا چاہے۔

پس ذکر نہایت ضروری ہے ذکر ہم کرتے بھی ہیں لیکن ذکر کے متعلق یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے والی ہے کہ ذکر کوئی وقتی چیز نہیں۔ یہ لمحاتی واقعہ نہیں ہے بلکہ وقت کے تسلسل کی طرح اس میں بھی تسلسل ہونا چاہئے۔ ہمارا ہر کام خدا تعالیٰ کے ذکر کے زمرے میں آجانا چاہئے۔ بے شک ہم کسی وقت خدا کا نام تو نہ لیتے ہوں لیکن اس وقت ہم انسانوں کی ہمدردی کر رہے ہوں۔ انسانوں کی ہمدردی کرنا ہی خدا تعالیٰ کا نام لینا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔

پس یہ بات جو حضرت صاحب نے اس پیراگراف میں فرمائی ہے یہ ہمارے یاد رکھنے والی بات ہے۔ کسی شخص کو اس بات پر فخر نہیں ہونا چاہئے کہ وہ عبادت کرتا ہے جب تک اس کی عبادت ایسی نہیں ہوتی کہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے پر اسے آمادہ کرے اور وہ لوگوں کے ساتھ بہتر سلوک نہ کرتا ہو۔ معاشرے کے لئے سب سے بڑی ضرورت یہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت تو اپنی ذات کے لئے ہے۔ لیکن لوگوں کی ہمدردی جس کا دوسرا نام عبادت ہی ہے۔ معاشرے کے لئے ہے۔ معاشرے کو اس کی سخت ضرورت ہے۔ خدا کی عبادت تو نظر آبھی سکتی ہے اور نہیں بھی آسکتی۔ انسان اپنے دل ہی میں خدا کا نام لیتا رہے تو لوگوں کو کیا پتہ چل سکتا ہے کہ اس نے خدا کا نام لیا۔ لیکن جہاں تک لوگوں کے ساتھ تعلق والی بات ہے وہ تو لوگوں کو پتہ چلتی ہے۔

پس ذکر الٰہی کو اندرونی تبدیلیوں کی ضرورت ہے اور اندرونی تبدیلی یہ ہے کہ ہم ہمہ وقت خدا تعالیٰ کی صفات پر سوچتے ہوئے معاشرے میں ہر شخص کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ یہ ہے انسانوں کا حق ادا کرنے والی بات۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فیصلہ کُن بات کرنے سے اگر گھبرائیں گے
ملک و ملت کی نظر سے آپ گرتے جائیں گے
قوم نے دی ہے جو کرسی وہ امانت جانئے
ہے یقیں اس فرض سے ہرگز نہیں کترائیں گے
کر رہے ہیں ہم دعائیں' آپ بھی کیجے دعا
کوششوں سے اور دعا سے سُرخرو ہو جائیں گے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاصم جمالی

ماہنامہ انصاراللہ ربوہ اکتوبر 1997ء

بیدار مغز، منصف مزاج اور حق پسند

کیپٹن ایم ڈبلیو ڈگلس

(حالات و افکار)

پرانے زمانے سے ہی برصغیر ہند کی دولت اور پیداوار کا دنیا بھر میں چرچا ہے اور پھر یہ علاقہ قدیم سے ہی ایک بڑا تجارتی مرکز بھی چلا آ رہا ہے۔ وسطی ایشیا' مشرق وسطی' عرب اور فارس کے تاجر ہندوستان کو ایک اچھی تجارتی منڈی سمجھتے تھے ایسا ہی یورپین قومیں بھی تجارت کی خواہش مند تھیں۔ سترھویں صدی عیسوی میں یورپین قومیں خصوصاً پرتگیزی فرانسیسی ڈچ اور انگریزوں نے مشرق کا رخ کیا۔ جنوبی ہندوستان اور بنگال میں اپنی تجارتی کوٹھیاں بنائیں مقامی حکمرانوں سے تجارتی سہولتیں حاصل کیں انگریزوں نے مغل شہنشاہ جہانگیر سے تجارتی معاہدات کئے اور مراعات حاصل کیں اور جب ہندوستان میں طوائف الملوکی کا دور دورہ ہوا تو انگریزوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا اور بہت جلد بنگال' جنوب مشرقی ساحل مدراس' مالا بار اور پھر شمالی ہندوستان پر اپنا تسلط جمایا اور بالآخر سندھ اور پنجاب اور شمالی مغربی سرحدی علاقہ کو بھی زیر نگیں کیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کی تجارتی حیثیت جب سیاست و حکومت میں بدل گئی اور حکومت برطانیہ نے براہ راست اس ملک کی زمام اقتدار سنبھالی تو اپنی بصیرت اور عدل و انصاف سے امور مملکت ایسے رنگ میں سرانجام دئے کہ ہر کہیں امن کا دور دورہ ہوا۔ جب کہ اس سے پہلے طوائف الملوکی تھی اور سکھا شاہی سے بدامنی اپنے پورے عروج پر تھی۔

انگریزی عملداری میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے تحت چار قسم کے عہدے ہوتے تھے۔ سب سے اوپر طبقہ گماشتہ۔ (Senior Factor) اس سے نیچے گماشتہ صغیر (Junior Factor) پھر نویسندہ اور سب سے نیچے کار آموز (Apprentice) عہدیداروں کا تقرر عموماً انگلستان میں کمپنی کی مرکزی حیثیت سے ہوتا تھا۔ 1750ء کے قریب برصغیر میں ملازمتوں کی خواہش جنون کی حیثیت اختیار کر گئی۔ 1793ء میں ایک ضابطہ ملازمت بنایا گیا جو
1793ء Code of regulations
کہلاتا تھا۔ اس کے تحت کلکٹروں کا کام مالیہ کی وصولی تک محدود ہو گیا۔ جو ریونیو بورڈ کلکٹر کے ماتحت قرار پایا۔ ججوں اور مجسٹریٹوں کا کام صوبائی عدالتوں دیوان اور نظامت عدالت کی نگرانی میں دے دیا گیا۔ 1893ء میں بھرتی کا جملہ اختیار کورٹ آف ڈائریکٹر کے ارکین کے ہاتھ میں تھا۔ فارسی کی تدریس کے لئے اردو کا وسیلہ ڈھونڈنا پڑتا تھا اور نووارد سول ملازم فارسی سیکھنے کے لئے پہلے اردو میں کسی قدر شدبد پیدا کرتے تھے۔

(اردو زبان اور ادب میں مستشرقین کی علمی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ صفحہ 33 تا 52 از ڈاکٹر رضیہ نور محمد مکتبہ خیابان ادب لاہور 1980ء)

کیپٹن مانٹیگو ولیم ڈگلس:۔ سول ملازمین میں سے ڈسٹرکٹ گورداسپور کے ایک ڈپٹی کمشنر کیپٹن مانٹیگو ولیم ڈگلس بھی تھے۔ جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ پر عیسائیوں' ہندوؤں اور مسلمانوں کی طرف سے دائر شدہ مشترکہ مقدمہ اقدام قتل کا فیصلہ کیا تھا۔ مقدمہ مذکورہ اگست 1897ء میں دائر کیا گیا تھا۔ اس مقدمہ کے جج جناب ایم' ڈبلیو' ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے حالات و افکار اور شخصیت کے بعض پہلو ہدیہ قارئین ہیں۔

تادم تحریر کیپٹن ڈگلس کے ابتدائی حالات یعنی تاریخ پیدائش' مقام پیدائش' والدین' تعلیم' کیپٹن بننے تک کے حالات اور گورداسپور تک بطور ڈپٹی کمشنر تعیناتی پردہ اخفاء میں ہیں۔ البتہ ان کی وفات 57-2-25 میں 93 سال کی عمر میں ہوئی جس سے موصوف کا سن ولادت 1864ء بنتا ہے۔ دوران مقدمہ رویہ اور بعد میں موصوف سے ملنے والے دوستوں کے تاثرات کہیں کہیں کھوج لگانے سے مل جاتے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کی ریسرچ سوسائٹی نے انڈین پنجاب کے اضلاع کے بارے میں جو معلومات کتابی صورت میں شائع کی ہیں وہ بیشتر امپیریل گزیٹر کے اقتباسات پر مشتمل ہیں۔ ان میں جو معلومات ضلع گورداسپور کے بارے میں دی گئی ہیں وہ زیادہ تر تاریخی معلومات اور وہاں کی صنعتی و تجارتی حالات کے بارے میں ہیں جن میں حکام کے بارے میں کچھ نہیں لکھا گیا۔ آپ کے نام کے ساتھ اضافہ شدہ الفاظ مثلاً کیپٹن سی۔ ایس۔ آئی اور سی۔ آئی۔ ایس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آپ کے اعزازی القاب ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ اور کیپٹن ڈگلس:۔ حضرت بانی سلسلہ نے کیپٹن ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کی تعریف میں اس کی بیدار مغزی' محنت کشی' منصف مزاجی' حق پسندی' خداترسی کا ذکر فرمایا ہے اور یہ کہ انہوں نے عبدالحمید (گواہ مقدمہ) کے بیان اور اس کے پانچ تائیدی گواہوں کے بیان پر اعتبار نہ کرکے اپنے حق پسند کانشنس کی آواز پر ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مزید تحقیقات کا حکم دے کر اصل حقیقت معلوم کر لی۔ آپ نے فرمایا:۔

"چونکہ اللہ تعالیٰ کو اس مقدمہ کی اصلیت ظاہر کرنی منظور تھی اس لئے اس نے ایک ایسے حاکم بیدار مغز اور محنت کش اور منصف مزاج حق پسند خدا ترس یعنی جناب کپتان ایم ڈبلیو ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور کے ہاتھ میں مقدمہ دیا۔

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 1)

مزید آپ نے فرمایا کہ "خدا تعالیٰ نے ڈگلس کے دل میں القاء کیا کہ یہ مقدمہ بناوٹی ہے اور اس کے دل کو غیر مطمئن کر دیا۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 269)

حضرت صاحب نے کیپٹن موصوف کے چہرے کا دوران مقدمہ بغور مطالعہ فرمایا تھا اور ایک مجلس میں بیان فرمایا کہ:۔

"میں دیکھتا تھا کہ ڈپٹی کمشنر اصلیت کے کھل جانے پر بڑا خوش تھا اور ان (-) پر اسے سخت غصہ تھا جنہوں نے میرے خلاف جھوٹی گواہیاں دی تھیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 546)

اسی طرح آپ نے فرمایا:۔

"اس (یعنی کیپٹن ڈگلس) نے فیصلہ سناتے وقت مجھے کہا کہ مبارک ہو۔ آپ بری ہوئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 546)

"اس دانشمند اور منصف مزاج ڈپٹی کمشنر نے معلوم کر لیا کہ وہ مقدمہ سراسر جھوٹا اور بناوٹی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 222)

"ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے جس کی پیشی میں یہ مقدمہ تھا پوری طرح تحقیقات کرکے آخر مجھے کہا کہ آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بری ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 378)

آپ نے اسی مجلس میں ڈگلس کے متعلق بتایا کہ

"اس نے معلوم کر لیا تھا کہ اصل میں کوئی بات نہیں۔ یہ معلوم کرکے وہ ایسا خوش ہوا وہیں اس کے تبسم سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایسا خوش ہے جیسا کسی کو بہت سامال و دولت حاصل ہونے کی بھی اتنی خوشی نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 645)

ابتداء مقدمہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ:۔

"ڈگلس صاحب نے نہایت عزت اور احترام سے مجھے بلایا اور کرسی دی حالانکہ مجھے ان باتوں کی ایک ذرہ بھی پروا نہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 97)

"یہ وہ ابراء کا نشان ہے جو مسٹر ڈگلس ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے سامنے پورا ہوا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 268)

نیز فرمایا کہ:۔

"اصل بات یہ ہے کہ فراست اچھی چیز ہے۔ انسان اندر ہی سمجھ جاتا ہے کہ یہ سچا ہے۔ سچے میں ایک جرات اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 543)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ اور آپ کے رفقاء اپنے محسنوں کو ہمیشہ یاد رکھتے تھے۔ مقدمہ کے کئی سال بعد 7- مئی 1907ء کو آپ نے کیپٹن صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "موصوف شاید اب شملہ میں ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 545)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی...... اپنی کتاب حیات... مطبوعہ 1953ء میں لکھتے ہیں کہ "کیپٹن ڈگلس جواب میجر ہیں اور زندہ ہیں۔"

(حیات........ جلد چہارم صفحہ 597)

رومی حکومت کے پیلاطوس اور انگریز منصف مسٹر ڈگلس میں امتیاز

انگریزی حکومت کے عدل و انصاف کے بارہ میں حضرت بانی سلسلہ نے ایک مجلس میں بیان فرمایا:۔

"مامور چونکہ عدل اور راستی لاتا ہے۔ اس لئے اس سے پہلے کہ وہ مامور ہو کر آئے عدل اور راستی کا اجراء ہونے لگتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اس رومی سلطنت سے جو مسیح کے زمانہ میں تھی یہ سلطنت بمراتب اولیٰ اور افضل ہے۔ اگرچہ اس کا اور اس کا قانون ملتا جلتا ہے لیکن انصاف یہی ہے کہ اس سلطنت کے قانون کسی سے دبے ہوئے نہیں ہیں اور مقابلہ سے دیکھا جاوے تو معلوم ہو گا کہ رومی سلطنت میں وحشیانہ حصہ ضرور پایا جاوے گا۔ لیکن یہ بزدل تھی کہ یہودیوں کے خوف سے خدا کے پاک اور برگزیدہ بندے مسیحؑ کو حوالات دیا گیا۔ اس قسم کا مقدمہ مجھ پر بھی ہوا تھا۔ مسیح علیہ السلام کے خلاف تو یہودیوں نے مقدمہ کیا تھا مگر اس سلطنت میں میرے خلاف جس نے مقدمہ کیا وہ معزز پادری تھا اور ڈاکٹر بھی تھا۔ یعنی ڈاکٹر مارٹن کلارک تھا جس نے مجھ پر اقدام قتل کا مقدمہ بنایا اور اس نے شہادت پوری بہم پہنچائی......۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 544)

"یہ فرق ہماری جماعت میں ہمیشہ تذکرہ کے لائق ہے۔ جب تک دنیا قائم ہے اور جیسے جیسے یہ جماعت لاکھوں کروڑوں افراد تک پہنچے گی۔ ویسی ویسی تعریف کے ساتھ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ جاری رہے گا اور یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے اس کام کے لئے اسی کو چنا۔"

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 52)

دوران مقدمہ حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ مسٹر ڈگلس کا رویہ:

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی..... (جو اس مقدمہ کے عینی گواہ بھی تھے) اور اس میں بطور اخبار نویس بعد منظوری درخواست ازاں کیپٹن

ایک اچھی بات

خدا حقیقت میں موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے۔ وہ اس کے پاس آ جاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے جو اس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اس کو عزت دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈگلس صاحب کی عدالت میں پیش ہوئے تھے اور موصوف نے آپ کو اجازت دے کر آپ کے لئے ایک کرسی بچھے رکھوا دی تھی۔ آپ کی کرسی کے چار فٹ کے فاصلے پر ڈاکٹر کلارک اور پنڈت رام بھجدت وکیل کرسی پر بیٹھے تھے۔ عرفانی صاحب نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر کلارک نے جب آپ کو دیکھا تو اس نے کہا کہ

"مجھے یعقوب اخبار نویس کی حاضری پر اعتراض ہے" پنڈت رام بھجدت نے اسے...... منع کیا۔ مگر ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ کیا اعتراض ہے۔ وہ ایک اخبار نویس ہے اسے حق ہے اور حضرت بانی سلسلہ سے دریافت کیا کہ آپ کو کوئی اعتراض ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا مجھے تو کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر ڈاکٹر صاحب کو اعتراض ہے کہ وہ میرا مرید ہے تو میں اسے کہہ دیتا ہوں وہ ڈاکٹر صاحب کے پاس خاطر سے باہر چلا جائے۔ چنانچہ شیخ صاحب حضرت صاحب کے حکم کی تعمیل میں باہر چلے گئے۔ بعد میں پنڈت رام بھجدت وکیل نے شیخ صاحب کو بتایا کہ ڈاکٹر کلارک تمہارے قلم کو تلوار سمجھتا ہے۔"

(حیات (-) جلد دوم بر سلسلہ قدیم جلد چہارم صفحہ 601)

حضرت بانی سلسلہ تو گویا تیار ہو کر ہی آئے تھے اس لئے قیام گاہ پر کچھ دیر ٹھہر کر 10 بجے سے کوئی آدھا گھنٹہ پیشتر مقام عدالت کو معہ جماعت کے روانہ ہوئے۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور ڈاک بنگلہ میں قیام فرما تھے اور اسی جگہ آپ نے عدالت کا کام شروع کیا۔ جب حضرت ڈاک بنگلہ کے احاطہ میں داخل ہوئے اور ابھی تشریف فرما نہ ہوئے تھے کہ چپڑاسی دوڑتا ہوا آیا اور اس نے حضرت کو سلام کیا اور عرض کیا کہ صاحب آپ کو سلام دیتے ہیں اور ساتھ ہی اس نے کہا کہ آپ کے لئے کرسی رکھی ہوئی ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ مسٹر ڈگلس نے پہلے سے حکم دیا ہوا تھا کہ جونہی مرزا صاحب آئیں تو ان کو میرا اسلام دو اور لے آؤ۔

(حیات (-) جلد دوم بر سلسلہ قدیم جلد چہارم صفحہ 601)

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شہادت سے قبل مولانا نور الدین صاحب کی شہادت ہوئی ان کی سادہ ہیئت یعنی ڈھیلی ڈھالی سی بندھی ہوئی پگڑی اور کرتے کا گریبان کھلا اور شہادت ادا کرنے کا طریق نہایت صاف اور سیدھا ایسا موثر تھا کہ خود صاحب ڈپٹی کمشنر بہت متاثر ہوئے اور کہا کہ خدا کی قسم اگر یہ شخص کہے کہ میں (-) ہوں تو میں پہلا شخص ہوں گا جو اس پر پورا پورا غور کرنے کے لئے تیار ہوں گا۔ مولوی نور الدین صاحب نے عدالت سے دریافت کیا مجھے باہر جانے کی اجازت ہے یا اس جگہ کمرہ کے اندر رہوں ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ مولوی صاحب آپ کو اجازت ہے جہاں آپ کا جی چاہے جائیں۔

(حیات (-) جلد دوم بر سلسلہ قدیم جلد چہارم صفحہ 599)

23۔ اگست 1897ء کو باوجودیکہ بارش ہو رہی تھی۔ پھر بھی کثرت سے لوگ جماعت کے سوا فیصلہ سننے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ 12 بجے کے قریب حضرت صاحب کو بلایا گیا اور ہم لوگ آپ کے ساتھ کمرہ عدالت میں گئے۔ ڈگلس صاحب نے فوراً ہی فرمایا مرزا صاحب آپ کو عزت سے بری کیا جاتا ہے آپ چاہیں تو ڈاکٹر کلارک اور ان گواہوں پر مقدمہ کر سکتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے جواباً فرمایا میں کسی پر مقدمہ کرنا نہیں چاہتا میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔ اس وقت بے اختیار ڈگلس کے منہ سے یہ لفظ بھی نکل گئے تھے کہ اگرچہ یہ مقدمہ صرف عیسائیوں کی طرف سے تھا اور مجھ کو ایک بڑے پادری کا خط بھی آیا تھا مگر مجھ سے یہ بدذاتی نہیں ہو سکتی۔"

(حیات (-) جلد دوم بر سلسلہ قدیم جلد چہارم صفحہ 601)

کپتان ڈگلس بیان کرتے ہیں کہ وہ اس مقدمہ سے بہت سرگردان تھے۔ جس طرف نگاہ کرتے تھے آپ کو مرزا صاحب نظر آتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ انصاف جو تمہاری قوم کا خاصہ ہے اس کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔

(حیات طیبہ صفحہ 230 از شیخ عبدالقادر سابق سوداگرمل)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے کرنل ڈگلس کی ملاقات

حضرت امام جماعت الثانی...... 1924ء میں سفر یورپ پر تشریف لے گئے تو اس موقعہ پر بیت الفضل لندن کے سنگ بنیاد کے لئے لندن میں بھی قیام فرمایا۔ 21۔ ستمبر 1924ء کو کرنل ڈگلس نے حضرت امام الثانی سے ملاقات کی۔ جس کی روئیداد حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی...... کے الفاظ میں یوں ہے۔

"آج شام کو 2 بجے کرنل ڈگلس کی ملاقات کا وقت مقرر تھا کرنل ڈگلس وہی ڈگلس ہے جس نے ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کو خارج کیا تھا..... کرنل ڈگلس کے دل پر حضرت بانی سلسلہ کے اخلاق اور عظمت کا ایک خاص اثر ہے جہاں جہاں وہ رہے ہیں حضرت بانی سلسلہ کا ہمیشہ ذکر کرتے رہے ہیں..... وہ (کرنل ڈگلس- ناقل) وقت مقررہ پر تشریف لائے۔ حضرت جس وقت آئے تو وہ تعظیم کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اور نہایت محبت سے کہا کہ آپ میرے دوست کے بیٹے ہیں۔ آپ کے والد شریف کو میں دوست رکھتا ہوں۔ کرنل ڈگلس کو مقدمہ کے واقعات اب تک یاد ہیں اور وہ ان کا ذکر اپنے انگریز دوستوں سے کرتے رہتے ہیں...... کرنل نے دریافت کیا کہ کیا آپ کانفرنس کے لئے آئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ کانفرنس اصل مقصد نہیں البتہ وہ محرک ضرور ہے۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ ممالک یورپ میں اشاعت...... کی مستقل سکیم آپ حالات کا مطالعہ کر کے تجویز کروں۔ کرنل حضرت صاحب کی ملاقات پر اظہار خوشنودی کر کے اجازت لے کر رخصت ہوا۔"

(الفضل قادیان 21۔ اکتوبر 1924ء صفحہ 4)

اس کے بعد 28۔ ستمبر 1924ء کو چار بجے حضرت امام جماعت الثانی...... نے بانیان مذہبی کانفرنس اور مختلف مذاہب کے نمائندوں اور لیکچراروں اور لندن کے بعض معززین کو چائے پر بلایا جن میں کرنل ڈگلس نے بھی شرکت کی۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی...... کی مرتبہ رپورٹ حالات لندن میں کرنل ڈگلس کے فوٹو کے بارہ میں لکھا۔

"کرنل ڈگلس کا چونکہ احمدیہ تاریخ میں نمایاں طور پر ذکر ہوا کرے گا اور ہمارے ہاں اس کا کوئی فوٹو نہ تھا لہٰذا تجویز کیا گیا کہ ان کا فوٹو لے لیا جاوے۔ چنانچہ حضرت صاحب کی منظوری کے بعد سٹڈی روم میں ہی جہاں حضرت ملاقات فرما رہے تھے حضرت میاں شریف احمد صاحب نے فلش لائٹ کے ذریعہ حضرت صاحب اور کرنل ڈگلس کا فوٹو لیا۔"

(الفضل قادیان 8۔ نومبر 1924ء صفحہ 3)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تحریرات میں کیپٹن ڈگلس کا ذکر

1۔ روایت نمبر 243 سیرت (-) مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب میں ہے کہ

23۔ اگست 1897ء یوم فیصل مقدمہ اقدام قتل کیپٹن ایم ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور تھے۔ لیکن حضرت بانی سلسلہ پر ایک اور دائرشدہ مقدمہ انکم ٹیکس جس کا فیصلہ 17۔ دسمبر 1897ء کو ہوا تھا اس وقت ڈپٹی کمشنر ٹی۔ ڈکسن ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور تھے۔ یعنی اگست اور دسمبر کے درمیان کیپٹن ڈگلس ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور سے تبدیل کر کے کہیں اور تعینات کر دیا گیا تھا۔

2۔ روایت نمبر 250۔ بیان کیا مجھ سے مولوی شیر علی صاحب نے جب قتل کے مقدمہ میں حضرت صاحب نے ایک موقعہ پر کپتان ڈگلس کے سامنے فرمایا کہ مجھ پر قتل کا الزام لگایا گیا ہے۔ اور آگے بات کرنے لگے۔ تو اس پر ڈگلس فوراً بولا کہ میں آپ پر کوئی الزام نہیں لگاتا۔ اور جب اس نے فیصلہ سنایا تو اس وقت بھی اس نے یہ الفاظ کہے کہ مرزا صاحب میں آپ کو مبارک دیتا ہوں کہا کہ آپ بری ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈگلس ان دنوں میں ضلع کا ڈپٹی کمشنر تھا۔ اور فوجی عہدہ کے لحاظ سے کپتان تھا۔ اس کے بعد وہ ترقی کرتے کرتے جزائر انڈیمان کا چیف کمشنر ہو گیا اور اب پنشن لے کر ولایت واپس جا چکا ہے۔ اس وقت اس کا فوجی عہدہ کرنیل کا ہے۔ آدمی غیر متعصب اور سمجھدار اور شریف ہے۔ ولایت میں ہمارے (مربی) مولوی مبارک علی صاحب بنگالی نے 28۔ جولائی 1922ء کو اس سے ملاقات کی تو اس نے خود بخود ان کے ساتھ مقدمہ کا ذکر شروع کر دیا۔ کہنے لگا میں غلام احمد (حضرت بانی سلسلہ) کو جانتا تھا اور میرا یقین تھا کہ وہ نیک بخت اور دیانتدار آدمی ہیں اور یہ کہ وہ اس بات کی تعلیم دیتے ہیں جس کا انہیں خود یقین ہے۔ لیکن مجھے ان کی موت کی پیشگوئیاں پسند نہ تھیں کیونکہ وہ بڑی مشکلات پیدا کر دیتی تھیں...... (گفتگو انگریزی زبان میں ہوئی جسے یہاں ترجمہ کر کے اردو میں لکھا گیا ہے۔")

(سیرت (-) جلد اول ایڈیشن ثانی 1935ء ص 249)

(3) بیان کیا مجھ سے مولوی شیر علی صاحب نے کہ مارٹن کلارک کے مقدمہ میں ایک شخص مولوی فضل دین حضرت بانی سلسلہ کی طرف سے وکیل تھا...... جب مولوی فضل دین نے حضرت صاحب سے پوچھا کہ اگر اجازت ہو تو میں مولوی محمد حسین صاحب کے متعلق کوئی سوال کروں۔ حضرت صاحب نے سختی سے منع فرمادیا کہ میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔

(سیرت (-) ایڈیشن دوم 1935ء)

لندن میں مسٹر ڈگلس صاحب کی بقیہ زندگی۔ حالات وافکار

ریٹائرمنٹ کے بعد مسٹر ڈگلس اپنے وطن واپس چلے گئے جہاں وہ فن مصوری میں دل بہلاتے رہے۔ جماعت کے سرکردہ احباب کا ان سے رابطہ رہا۔ اس دوران کے تاثرات وافکار بھی قابل ذکر ہیں۔

1۔ 30۔ جولائی 1939ء کو (بیت فضل) لندن کے احاطہ میں ایک میٹنگ بسلسلہ یوم دعوت الی اللہ زیر صدارت کرنل مانٹیگو ڈگلس کی گئی اس میں جناب ڈگلس نے ایک موقع پر فرمایا ڈاکٹر کلارک جس نے یہ مقدمہ دائر کیا تھا۔ اس کی شکل تو مجھے بالکل یاد نہیں رہی۔ البتہ مرزا صاحب کی شکل مجھے خوب یاد ہے۔ میں نے قلم سے ایک دفعہ ان کی تصویر کھینچی تھی۔ (جناب ڈگلس مصور تھے) پھر جب میں نے ان کی فوٹو دیکھی تو بعینہ اس کے مطابق پائی۔"

(ریویو آف ریلیجنز ستمبر 1939ء صفحہ 39)

2۔ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب اپنی کتاب Life of Ahmed میں مسٹر ڈگلس کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

(ترجمہ) "وہ مقدمہ جس کی کارروائی کرنل ڈگلس نے سنی کوئی عام مقدمہ نہ تھا۔ اگرچہ مستغیث ایک آدمی تھا لیکن اس کی پشت پناہی پوری عیسائی قوم کی طرف سے تھی جس کا وہ نمائندہ تھا۔ جیسا کہ کرنل ڈگلس نے بتایا کہ اس مقدمہ کا پنجاب حکومت کی طرف سے بغور مشاہدہ کیا جا رہا تھا۔ اور وہ مشاہدہ کرنے والا پنجاب کا لیفٹیننٹ گورنر بھی تھا۔ یہ قابل غور بات ہے کہ وہ چرچ مشنری سوسائٹی کا ممبر بھی تھا۔ اور کہا جاتا ہے کہ سرکاری وکیل کو بطور خاص اس مقدمہ کے لئے ہدایت بھی تھی۔

3۔ شیخ مبارک احمد صاحب کرنل ڈگلس سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے نتیجہ لکھتے ہیں۔

"ڈگلس چاہتے تھے کہ جعلی مقدمہ (کرنے والے) لوگوں کو سزائیں دیں۔ مگر مرزا صاحب کے خلاف اس قدر تعصب تھا اور لوگ برافروختہ ہوئے تھے کہ..... (ڈگلس صاحب نے) یہی مناسب سمجھا کہ ان پر سختی نہ کی جائے مبادا حالات اور زیادہ کشیدہ ہو جائیں۔ اس لئے انہیں سزائیں دینے سے گریز کیا۔ یہ تمام واقعہ وہ ایسے پیرایہ میں بیان کر رہے تھے کہ سننے والا محسوس کرتا تھا کہ وہ اس میں ایک عزت اور فخر محسوس کرتے ہیں۔ جو ایک نیک کام کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والے کو نیکی کر کے محسوس ہوتا ہے اور سمجھتے تھے کہ انہوں نے حقیقت کو پا کر اپنے ہم مذہب لوگوں کا خیال نہ کرتے ہوئے حق اور راستی کا ساتھ دیا...... اگرچہ انہوں نے ربوہ کو دیکھا تو نہیں تھا مگر ان کا حافظہ انہیں قطعہ اراضی کو Locate کرنے میں اس قدر مد ثابت ہوا کہ فوراً وہ جگہ پہچان لی اور کہا کہ وہاں سے کئی دفعہ انہیں گزرنے کا اتفاق ہوا۔ یہ بھی ذکر کیا کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام انسان تھے۔ اور خدا کے رسول، جیسے دوسرے انبیاء کرام۔ میں انہیں خدا نہیں مانتا اور نہ ہی میں تثلیث کا قائل ہوں اور مرزا غلام احمد صاحب (حضرت بانی سلسلہ) کو بھی خدا کا برگزیدہ انسان اور نبی تصور کرتا ہوں۔ مگر ان پر ایمان لانا اس لئے ضروری نہیں سمجھتا کہ حضرت مسیح کے وجود اور ان کی پیروی سے میری تسلی ہو جاتی ہے۔"

(کرنل ڈگلس کے ساتھ ایک ملاقات۔ از قلم شیخ مبارک احمد مطبوعہ روزنامہ المصلح کراچی 28۔ ستمبر 1953ء)

5۔ مولوی عبدالقدیر صاحب سابق مربی سیرالیون کرنل ڈگلس سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"گذشتہ سال اگست کے مہینہ میں مجھے لندن میں آپ سے ملاقات کا موقع ملا۔ آپ اگرچہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے اور سہارے کے بغیر چلنا پھرنا ممکن نہ تھا تاہم آپ کے ذہن میں 1897ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر مقدمہ اقدام قتل کے واقعات پوری طرح محفوظ تھے۔ بلکہ آپ کے انداز بیان سے معلوم ہوتا تھا کہ اس واقعہ کی تفصیلات آپ کی دل کی گہرائیوں میں پوری طرح جاگزیں ہیں اور آپ ان سے ایک خاص کیفیت اور لذت محسوس کرتے ہیں۔ چنانچہ جب میں اپنے دوستوں کے ہمراہ آپ کے مکان پر پہنچا تو آپ اپنے عزیزوں کا سہارا لئے ہوئے سیڑھیاں اتر کر ڈرائنگ روم میں آئے اور صوفے پر بیٹھ کر باہمی تعارف کے بعد اپنی کمزور اور دھیمی آواز میں 1897ء کا واقعہ سنانے لگے اور ہمیں بتایا کہ آپ نے کیسے حضرت بانی سلسلہ کو دیکھتے ہی یقین کر لیا تھا کہ آپ قتل کا اقدام نہیں کر سکتے اور عبدالحمید کے بیانات کو سن کر جان لیا تھا کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے۔ اور جب عبدالحمید کو عیسائی مشن سے نکال کر پولیس کی تحویل میں دیا گیا تو اس نے روتے ہوئے صاف صاف بیان کر دیا کہ حضرت بانی سلسلہ نے ہرگز اسے قتل کرنے کو نہیں بھجوایا تھا بلکہ ان لوگوں نے اسے ڈرا دھمکا کر ایسا بیان دینے پر مجبور کیا تھا۔

ا کرنل ڈگلس جب تک زندہ رہے اپنی زندگی کے اس اہم ترین واقعہ کا تذکرہ کرتے رہے اور جب بھی کوئی احمدی لندن میں آپ سے ملاقات کرنے جاتا تو اس واقعہ کی روئیداد ضرور بیان کرتے اور نہایت عقیدت مندانہ لب و لہجہ میں کہتے کہ میں نے تو مرزا غلام احمد صاحب کو دیکھتے ہی یقین کر لیا تھا کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بول سکتا۔"

(پیلاطوس ثانی۔ کرنل مانٹیگو ولیم ڈگلس روزنامہ الفضل مورخہ 12۔ جولائی 1957ء)

(5) یوم دعوت الی اللہ مورخہ 30۔ جولائی 1939ء کی میٹنگ منعقدہ (بیت فضل) لندن میں کرنل ڈگلس نے اپنے صدارتی خطاب میں بیان کیا کہ:۔

"مجھ سے بارہا یہ سوال کیا گیا ہے کہ احمدیت کا سب سے بڑا مقصد کیا ہے؟ میں اس سوال کا یہی جواب دیتا ہوں کہ "(دین حق) میں روحانیت کی روح پھونکنا" بانی جماعت احمدیہ نے آج سے پچاس برس پیشتر یہ معلوم کر لیا کہ موجودہ زمانہ میں مذہب اور سائنس کا میلان کس طرف ہو گا۔ مثلاً یہ کہ مادہ فنا ہو جاتا ہے اور اس مادی زندگی کے بعد ایک روحانی زندگی جاری ہو گی۔ پروفیسر جینز اپنی کتاب Mysterious WorLd میں لکھتے ہیں کہ مادہ غیر فانی چیز نہیں ہے اور دنیا ایک وسیع خیال کی طرح ہے نہ کہ ایک مثیل کی طرح جو مادی اشیاء سے وابستہ ہے۔ وہ بالفاظ دیگر ایک وسیع خیال کی جگہ ایک بڑی روح کہہ سکتے تھے جیسا کہ لکھا ہے کہ خدا ایک روح ہے۔ پھر تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ احمدیت کا ایک مقصد دین حق کو موجود زمانہ کی زندگی کے مطابق پیش کرنا ہے۔ میں نے جب 1897ء میں بانی جماعت احمدیہ کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی تھی اس وقت جماعت کی تعداد چند سو سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن آج دس لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ پچاس سال کے عرصہ میں یہ نہایت شاندار کامیابی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ نسل کے نوجوان اس کی طرف زیادہ توجہ دیں گے اور آئندہ پچاس سال کے عرصہ میں جماعت کی تعداد بہت بڑھ جائے گی۔"

(-) کا پیلاطوس (بیت فضل) لندن میں" از مولانا جلال الدین شمس صاحب مطبوعہ" ریویو آف ریلیجنز" ستمبر 1939)

کرنل ڈگلس اور چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب: سر محمد ظفراللہ خان نائب صدر عالمی عدالت ہیگ نے 24۔ جنوری 1960ء کو حسب ذیل بیان دیا:۔

"میں نے دو مرتبہ کرنل ڈگلس سے لندن میں ملاقات کی ہے۔ ایک مرتبہ تو مکرمی مولانا عبدالرحیم درد صاحب بھی میرے ساتھ تھے کرنل صاحب نے بیان کیا کہ جب مقدمہ اقدام قتل کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ میری عدالت میں تشریف لائے تو آپ کو دیکھتے ہی مجھ پر یہ اثر ہوا تھا کہ جو الزام اس شخص پر لگایا جا رہا ہے وہ بالکل غلط ہے۔"

شیخ مبارک احمد صاحب نے کرنل ڈگلس سے اپنی ایک ملاقات کا ذکر کیا اور لکھا کہ چوہدری صاحب کے بارہ میں کرنل ڈگلس نے اس طرح ذکر کیا۔

"انہوں نے دریافت کیا کہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب کا کیا حال ہے؟ اور احمدیت کی مخالفت کا کیا حال ہے؟ چوہدری صاحب موصوف کی ہستی اور ان کی خدمات کو سراہتے ہوئے

باقی صفحہ 7 پر

○

جان دینا ہے مدارِ زندگی
جان دینے کا سلیقہ چاہیے

لوگ بھکاتے ہیں اپنے آپ کو
درحقیقت خود سے پردا چاہیے

جو ملے، اس کو غنیمت جانئے
چاہیے ایسا، نہ ویسا چاہیے

بادیہ پیمائی کا ہے شوق تو
اپنے گھر میں ایک صحرا چاہیے

یہ ہے اظہارِ محبت کا کمال
اپنی رسوائی کا چرچا چاہیے

رنگ و بُو سے ہے چمن کی آبرو
ہر کلی کو پھول بننا چاہیے

منزلیں نزدیک ہوں یا دور ہوں
سنگ میلوں کو نہ گننا چاہیے

ظلمتِ شب میں سفر کے واسطے
آسماں پر ایک تارا چاہیے

آئینے تو ہیں مرے چاروں طرف
آنکھ کو بس ایک چہرہ چاہیے

میں لپٹنا چاہتا ہوں لہر سے
مجھ کو اک بپھرا سا دریا چاہیے

اس جہاں کو چھوڑ دوں کیسے نسیم
جب تلک جینا ہے، جینا چاہیے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

نیلسن منڈیلا کا دوبارہ دورہ لیبیا

جنوبی افریقہ کے تاریخ ساز صدر نیلسن مینڈیلا نے جمہوریت کی تاریخ میں طویل ترین عرصہ تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد اپنے ملک کے عوام کے لئے بنیادی انسانی حقوق اور جمہوریت حاصل کی۔ ان کا نام بلاشبہ دور حاضر کی تاریخ کے عظیم افراد میں ہوتا ہے۔ اپنے ملک کا اقتدار سنبھالنے کے بعد ان کی عمر اب 75 برس ہو چکی ہے اور اس میں ان کی زندگی کے 27 قیمتی سال قید و بند میں گزرے ہیں۔ اپنے ملک پر حکمرانی کے ساتھ ہی انہوں نے اپنے عوام کا معیار زندگی بلند سے بلند تر کرنے اور ان کو خوشحالی اور خوشیوں سے ہمکنار کرنے کا کام شروع کر دیا ہے۔

اندرونی محاذ پر یہ کام کرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنا کردار بطور ایک جرات مند اور دلیر عالمی رہنما کے طور پر بھی پیش کرنا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے جرات مندی کے ساتھ ایران کے ساتھ تعلقات قائم کئے اور عالمی طاقتوں کو صاف کہہ دیا کہ ہم اپنی پالیسیاں خود مرتب کرتے ہیں اور خود ہی کریں گے۔

گذشتہ دنوں انہوں نے لیبیا کا دورہ کیا۔ جب سے لیبیا پر اقوام متحدہ نے امریکہ اور مغربی ملکوں کے دباؤ پر' اقتصادی پابندیاں عائد کی ہیں اس وقت سے کسی غیر ملکی سربراہ نے لیبیا کا دورہ نہیں کیا۔ لیبیا پر فضائی پابندیاں بھی عائد ہیں جس کا مطلب ہے کہ کسی ملک کا طیارہ لیبیا میں نہیں اتر سکتا اور لیبیا کی ائرلائن کو کوئی ملک اپنے ائر پورٹ پر اترنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

صدر نیلسن مینڈیلا نے فضائی پابندیوں کا احترام کیا اور وہ کار میں سوار ہو کر تیونس سے لیبیا پہنچے۔ لیبیا میں صدر معمر القذافی نے ان کا کھلے بازوؤں سے استقبال کیا۔ لیبیا پر جس طرح کی پابندیاں عائد ہیں اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ لیبیا کے قریبی دوست ملکوں نے بھی اس کی مدد سے ہاتھ کھینچ لیا ہے مبادا اقوام متحدہ اور امریکہ وغیرہ ناراض نہ ہو جائیں۔ لیکن جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن مینڈیلا نے جرات دکھائی اور وہ لیبیا کے دورے پر گئے۔

ان کے اس دورے کی گونج ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ یہ خبر ملی کہ ایک ہفتے کے اندر اندر انہوں نے دوسری بار لیبیا کا دورہ کیا ہے۔ 75 سالہ مینڈیلا پیرانہ سالی کی وجہ سے صدر معمر القذافی کا سہارا لے کر سیڑھیاں چڑھے۔ لیکن ان کا عزم اور ہمت جواں ہے۔

صدر مینڈیلا کا یہ دورہ لاکربی طیارے کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے ہے۔ لاکربی کے مقام پر چند سال قبل امریکی ائرلائنز کا ایک طیارہ بم دھماکہ کی وجہ سے سمندر میں گر گیا تھا اور اس میں سوار دو سو سے زائد افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ امریکہ نے بعد ازاں الزام لگایا کہ لیبیا کے دو افراد نے اس طیارے میں بم رکھا اور اس طرح سے دہشت گردی کا ارتکاب کیا دو سو سے زائد افراد کا خون ان دو افراد کی گردن پر ہے۔ امریکہ نے مطالبہ کیا کہ ان دونوں لیبیا کے شہریوں کو امریکہ کے حوالے کیا جائے تاکہ ان پر مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ لیبیا نے یہ مطالبہ منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ اس انکار پر لیبیا پر اقتصادی اور فضائی پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ امریکہ اور اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ جب تک لیبیا ان افراد کو امریکہ کے حوالے نہیں کرتا یہ پابندیاں جاری رہیں گی۔ اس دوران مختلف عالمی ذرائع سے اس معاملے کو حل کرنے کے لئے کئی متبادل تجاویز پیش کی جاتی رہیں جن میں یہ تجویز بھی تھی کہ ان افراد پر مقدمہ امریکہ میں نہیں بلکہ کسی غیر جانبدار ملک میں چلایا جائے۔ لیبیا نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ امریکہ میں مقدمہ چلنے کی صورت میں ان کے ساتھ انصاف نہیں ہو گا۔ اس ضمن میں یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ گذشتہ سالوں میں امریکی کی ایک اعلیٰ عدالت نے سیاہ فاموں کے خلاف اور سفید فام پولیس والوں کے حق میں ایک فیصلہ دیا جس پر سیاہ فام امریکیوں نے سخت احتجاج کیا اور سڑکوں پر آ کر توڑ پھوڑ کی اور ہنگامے کا بازار گرم کر دیا۔ اس پر عدالت ایک دفعہ پھر بیٹھی اور نئے سرے سے مقدمہ سنا اور اس کے بعد پہلا فیصلہ تبدیل کر دیا گیا۔

صدر قذافی نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا اور کہا کہ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ امریکی عدالتوں سے انصاف نہیں ملے گا اسی لئے ہم لاکربی کے طیارے کے حادثے کے مبینہ ملزمان کو امریکہ کے حوالے کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔

بہرحال اس معاملے کو حل کرنے کی تمام کوششیں ابھی تک ناکام رہی ہیں۔ اب صدر مینڈیلا اس معاملے کو حل کرنے کے لئے خصوصی طور پر لیبیا گئے ہیں۔ صدر مینڈیلا کے تعلقات مغربی ملکوں سے بھی اچھے ہیں۔ کیونکہ جنوبی افریقہ ایک مضبوط اقتصادی قوت ہے اور مغربی ملکوں کے افراد کی بڑی تعداد وہاں آباد ہے۔ اور ان کے یورپ و امریکہ میں گہرے روابط موجود ہیں۔ اس لحاظ سے صدر مینڈیلا مغرب کی بھی پسندیدہ شخصیت ہیں۔ دوسری طرف وہ افریقی ہیں لہٰذا افریقہ بلکہ تیسری دنیا کے ممالک کی بھی مقبول شخصیت ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دونوں فریقوں یعنی لیبیا اور امریکہ کو قابل قبول ہو سکتے ہیں۔

تاہم اس معاملے کا اہم پہلو یہ ہے کہ فریقین اپنے موقف میں نرمی پیدا کریں۔ اور بے لچک رویہ چھوڑ کر معاملے کو حل کرنے کی طرف قدم بڑھائیں۔ امریکہ اور یورپی ممالک کو بھی اور لیبیا کو بھی' دونوں کو کچھ لو اور کچھ دو کے اصول پر عمل کرنا ہو گا تبھی یہ معاملہ حل ہو سکے گا۔ اور لیبیا پر سے اقتصادی اور فضائی پابندیاں ختم ہو سکیں گی۔

○○○

تعارف کتب

ذکرِ حق

"ذکرِ حق" محترم محمد اسماعیل صاحب کا مجموعۂ کلام ہے۔ جس کا انتساب حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کے نام کیا گیا ہے۔ کتاب کی دو کاپیاں ہمیں ان کے فرزند مکرم رشید احمد صاحب جو اس وقت یونان میں پاکستان کے سفیر ہیں نے ارسال کی ہیں۔ اس مجموعۂ کلام کے متعلق ہمارے معروف ادیب اور نقاد پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی نے لکھا ہے کہ مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب گولیکی کا مجموعہ کلام "ذکرِ حق" ایک عاشق کا مجموعہ کلام ہے جو اپنے مرشد کے عشق میں سرتاپا ڈوبا ہوا ہے۔ اسے اپنے محبوب اور اس کی توصیف کے سوا اور کسی چیز کی پرواہ نہیں۔ ان کے کلام میں ایسی وارفتگی ہے جو اہل دل کے ساتھ مخصوص ہے اور یہی وارفتگی ہی اس کلام کی بنیاد ہے۔ مصنف عربی۔ فارسی۔ اردو تینوں زبانوں کے تبحر عالم ہیں۔ مجھے ان سے ذاتی نیاز حاصل نہیں تھا مگر اس مسودے کے ساتھ جو تصویر آئی ہے اسے دیکھ کر معلوم ہوا کہ انہیں کئی بار دیکھا ہوا ہے چہرہ شناسا ہی نہیں' جانا پہچانا معلوم ہوتا ہے۔ میرے عزیز دوست کے والد محترم ہیں مگر ملاقات نہیں ہوئی۔

پروازی صاحب مزید کہتے ہیں۔ "میاں صاحب کا کلام پڑھتے ہوئے میرے علم میں جو اضافہ ہوا ہے اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں ہمارے ہاں انشاء کا نام بہت معتبر نام ہے۔ تاریخوں میں اس کا ایک قطعہ موجود ہے۔ اس میں ایک لفظ تھا۔ عسس۔ اس لفظ کے صحیح معنی مجھے لغت سے تلاش کرنے کا موقع نہ ملا تھا۔ قبلہ نے اپنی عربی نظم کے بعد الفاظ کا ترجمہ دیتے ہوئے لکھا ہے عسس لفظ عاس کی جمع ہے جس کا مطلب ہے رات کو پہرہ دینے والا۔ اللہ ان کی روح کو خوش رکھے مجھے اس لفظ کا مطلب معلوم ہوا تو انشاء کے اس قطعے کی معنویت بھی دوچند ہو گئی۔

اسی طرح مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل نے "ذکر حق" کے متعلق لکھا۔

"میں اپنے رجحان کی وجہ سے ہر ایسی بات کو انتہائی قابل قدر سمجھتا ہوں جو احمدیت کے تعلق میں مقصدیت کو لئے ہوئے ہو۔ مقصدیت سے دور ہٹ کر کوئی بات نثر میں کہی جائے یا نظم میں اور وہ خواہ کتنی ہو اچھی کیوں نہ ہو۔ اس کے متعلق خاکسار کے جذبات زیادہ پذیرائی کے نہیں ہوتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس زمانے میں ہر وہ بات جو احمدیت سے تعلق رکھتے ہوئے اپنی مقصدیت کے اظہار کے لئے پیش کی جائے وہ دنیا کی بھلائی کی ضمانت لئے ہوئے ہوتی ہے۔ مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب جو قادر الکلام شاعر ہیں اسی مقصدیت کے پیش نظر شعر کہنے کا جواز تلاش کرتے ہیں۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ آپ کے اشعار ہماری جماعت کے ہر طبقے میں مقبولیت حاصل کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے "ذکرِ حق" کے تعلق میں لکھا ہے۔

"جناب میاں محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل (1990-1902) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک خاموش اور گمنام بزرگ اور عربی اردو اور پنجابی کے شاعر تھے۔ جن کی پوری عمر برصغیر میں علم کا نور پھیلانے میں گذری۔ مجھے آپ کی درویشی طبع کا پہلے فیصل آباد اور پھر انگلستان میں قریبی مطالعہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ اور زیر نظر گلدستہ افکار آپ کے سخن ور ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سیر کی خوب پھرے پھول چنے شاد رہے
باغباں جاتے ہیں ہم گلشن تیرا آباد رہے

مزید محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد لکھتے ہیں۔

"میری دلی تمنا ہے کہ اس کتاب کی عربی نظموں کو دنیائے عرب میں' پنجابی اشعار کو اہل پنجاب میں اور اردو کلام کو برصغیر پاک و ہند میں سند قبولیت حاصل ہو۔ اور ایک دردمند قلب سے نکلے ہوئے گوہر آبدار عجائب خانہ سخن کے لئے ایک ادبی یادگار ثابت ہوں۔ اور اس کی اشاعت ناشرین کے اجر و ثواب میں دائمی اضافے کا موجب بن جائے کیونکہ ان کی بدولت ہی یہ خزانہ علم و ادب آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ ہوا ہے۔

یہ مجموعہ کلام لندن میں رقیم پریس اسلام آباد ٹلفورڈ یو۔کے میں طبع ہوا اور وہیں سے اشاعت پذیر ہوا۔

ہم چاہتے ہیں کہ اس مجموعے کو نہ صرف شعری مجموعہ سمجھ کر پڑھا جائے۔ بلکہ یہ بات بھی ذہن میں رکھی جائے کہ یہ احمدیت کے مقصد کو اجاگر کرنے والی شاعری ہے۔ امید ہے کہ احباب اس سے شعری لطف بھی اٹھائیں گے اور یہ کلام ان کے لئے ایمان افزا بھی ثابت ہو گا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

(ادارہ)

○○○

معلمین کلاس وقف جدید کا اجراء

○ معلمین وقف جدید کی کلاس جنوری 1998ء میں شروع ہو گی۔ ایسے نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق بھی رکھتے ہوں اور میٹرک پاس ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف کے ساتھ مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو 15- دسمبر 1997ء تک ارسال فرمادیں۔

نام' ولدیت' سکونت' تعلیم مع سند کی فوٹو کاپی' دینی مطالعہ' دینی خدمت۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ یکم نومبر 1997ء

12-00 رات- جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب "فرسٹ ایڈ"
2-30 خطبہ از حضرت صاحب-
3-45 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن- یو- ایس- اے- پروڈکشن-
8-00 اردو کلاس-
9-00 کمپیوٹرز سب کے لئے-
10-00 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
12-00 سرائیکی پروگرام-
1-00 طبی معاملات- از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب "فرسٹ ایڈ"
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-30 تقریر-
5-05 تلاوت- خبریں-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 عربی پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- یونیق سکالرز اکیڈمی بمقابلہ الاحمد کیمبرج اکیڈمی ربوہ- میزبان عبدالسمیع خان-

اتوار 2- نومبر 1997ء

12-00 رات- جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 مجلس سوال و جواب- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ-
3-30 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- یونیق سکالرز اکیڈمی بمقابلہ الاحمد کیمبرج اکیڈمی ربوہ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کینیڈین ڈسک- ٹیک ٹاک-
8-00 اردو کلاس-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- یونیق سکالرز اکیڈمی بمقابلہ الاحمد کیمبرج اکیڈمی ربوہ-
12-00 خطبہ- از حضرت صاحب 24-10-97
1-00 مجلس سوال و جواب- حضرت صاحب کے ساتھ-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 اراؤنڈ دی گلوب-
5-05 تلاوت-حدیث-
5-30 چینی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 البانین پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز تحریک پاکستان- حصہ اول-

پیر 3- نومبر 1997ء

12-00 رات- جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 بیت بازی-
2-30 درس کلام الٰہی (نمبر 20)(1996ء) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع-
4-30 چینی زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- تحریک پاکستان حصہ اول-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 اراؤنڈ دی گلوب-
8-00 اردو کلاس-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
10-00 حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- کوئز- تحریک پاکستان- حصہ اول-
12-00 درس کلام الٰہی- (نمبر 12) 1996ء از حضرت صاحب بیت الفضل لندن-
1-30 بیت بازی-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-

بقیہ صفحہ 12

عزیز اور نیک نام شخصیت تھے- ان کا علاقے میں بڑا اثر و رسوخ تھا- آپ نڈر اور جری داعی الی اللہ اور اپنی جماعت کے سیکرٹری دعوت الی اللہ تھے-

ڈاکٹر صاحب کے صاحبزادے مکرم حفیظ احمد صاحب نے بتایا کہ وہ عبادات کے بڑے پابند تھے اور گھر میں عبادات کی بڑی توجہ سے پابندی کرواتے تھے- حضرت بانی سلسلہ کی کتب کا مطالعہ ان کا خاص شوق تھا- دینی اجتماعات میں خود بھی بڑے شوق سے شامل ہوتے اور اپنے بچوں کو بھی بھجواتے- ان کو اپنے پوتے عزیز سفیر احمد واقف نو سے بے حد محبت تھی- مکرم ڈاکٹر صاحب کے ایک داماد مکرم کمال الدین صاحب نظارت تعلیم میں کارکن ہیں- ڈاکٹر صاحب کی یادگار ان کی اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں جن میں سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی غیر شادی شدہ ہیں-

امیر ضلع گوجرانوالہ مکرم افتخار احمد ملہی صاحب ایڈووکیٹ نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب خدمت دین کے ہر میدان میں آگے آگے رہتے تھے- مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے- علاقے بھر میں ان کی وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کیا جا رہا ہے-

احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت افراد کی بڑی تعداد نے ان کی وفات پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کیا-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و رحم سے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے-

بقیہ صفحہ 1

اطفال الاحمدیہ کے سپرد ہو یا لجنات کے سپرد بچیوں کے طور پر ہوں تو وہاں ایک مصیبت کھڑی کر دیتے ہیں- ان بچوں کی تربیت کرنا بڑا مشکل کام ہے- اور ہم نے جو تربیت کے بڑے بڑے کام کرنے ہیں وہ ہو ہی نہیں سکتے اگر ابتدائی طور پر یہ مادہ تیار نہ ہو- مادہ تیار ہو تو پھر اس کے اوپر جتنا کام آپ کرنا چاہیں' جتنا اس کو سجانا چاہیں اتنا اس کو سجا سکتے ہیں- لیکن وہ مٹی ہی نرم نہ ہو اور اس کے اندر ڈھلنے کی طاقت نہ ہو تو پھر کیسا بڑا صناع ہی کیوں نہ ہو' وہ اس مٹی کو خوبصورت شکلوں میں تبدیل نہیں کر سکتا- پس اس پہلو سے نرم کلامی' ادب و احترام کے ساتھ ایکدوسرے سے سلوک کرنا یہ بہت ہی ضروری ہے- بڑے بڑے خطرناک جھگڑے اس صورتحال کی طرف توجہ نہ دینے کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں- اور چونکہ مجھ تک ساری دنیا سے مختلف نزاع کبھی بالواسطہ' کبھی بلاواسطہ پہنچتے ہیں- اس لئے میں نے محسوس کیا ہے کہ جب تک بچپن سے ہم اپنی اولاد کو زبان کا ادب نہیں سکھاتے' اس وقت تک آئندہ بڑے ہو کر قوم میں ان کے کردار کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتے اور ان کی بدخلقیاں بعض نہایت ہی خطرناک فساد پیدا کر سکتی ہیں- جن کے نتیجے میں دکھ پھیل سکتے ہیں-

(از خطبہ 24- نومبر 1989ء)

ooo

بقیہ صفحہ 5

انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ چوہدری صاحب کے قیمتی وجود کی قدر کرنی چاہئے-"

"(کرنل ڈگلس کے ساتھ ایک ملاقات" از شیخ مبارک احمد مطبوعہ روزنامہ "المصلح" کراچی 28- ستمبر 1953ء)

عکس تحریر:- ایک عکس آپ کی خود نوشت تحریر کا بھی قابل ذکر ہے جس کے نیچے ترجمہ درج ہے- یہ عکس کتاب حیات طیبہ مصنفہ عبدالقادر (سابق سوداگرمل) کے صفحہ 233 کے بالمقابل ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے-

"مرزا غلام احمد صاحب کے خلاف مقدمہ کا انحصار اس نوجوان کی شہادت پر تھا- جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ قادیان سے پادری مارٹن کلارک کو قتل کرنے کے لئے امرتسر پہنچ کر سب سے پہلے کہاں گیا- تو اس نے جواب دیا کہ وہ سب سے پہلے امریکن مشن میں گیا تھا- جہاں پرنسپل ڈاکٹر گرے نے اسے منہ نہ لگایا- اس کے بعد وہ سی ایم ایس مشن میں گیا جہاں اسے داخل کر لیا تھا- اس کی غرض محض روٹی حاصل کرنا تھی- جرح میں اس نے تسلیم کیا کہ اس کا ارادہ ریورنڈ مارٹن کلارک پر قاتلانہ حملہ کرنے کا نہیں تھا- بلکہ یہ قصہ مشن کے عملہ نے از خود گھڑا تھا-

جب مرزا صاحب بے قصور قرار دیئے گئے تو آپ نشست سے اٹھے اور نہایت فیاضانہ انداز میں اعلان کیا کہ میں مسٹر مارٹن کلارک کے ان بے بنیاد الزامات سے جو ان پر لگائے گئے ہیں بالکل بری الذمہ قرار دیتا ہوں ہوں-"

"(حیات طیبہ صفحہ 233)- دستخط انگریزی مسٹر ایم- ڈبلیو- ڈگلس 26- ستمبر 1946ء)

کرنل ڈگلس کی وفات: ابتداً کیپٹن ایم- ڈبلیو- ڈگلس ضلع گورداسپور میں بطور ڈپٹی کمشنر تعینات ہوئے- بعد میں ترقی کرتے کرتے میجر اور کرنل بنے اور...... ریٹائر ہونے سے قبل جزائر انڈیمان کی چیف کمشنری کے معزز عہدہ تک پہنچے-

(ریویو آف ریلیجنز قادیان ستمبر 1939ء ص 48)

آپ کی وفات 25- فروری 1957ء کو ہوئی جناب مولود احمد خان صاحب امام (بیت فضل) لندن کی طرف سے جو تار موصول ہوا اس کا ترجمہ درج ذیل ہے-

لندن 25- فروری 1957ء کرنل ڈگلس جنہوں نے عیسائی پادریوں کے جھوٹے مقدمے میں حضرت بانی سلسلہ کو بری قرار دیا تھا- آج یہاں 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے-

(روزنامہ الفضل 28- فروری 1957ء)

الغرض مسٹر مانٹیگو ولیم ڈگلس ایک اعلیٰ پایہ کا مدبر' عظیم منصف اور بے باک اور نڈر حاکم و افسر تھا آپ کا نام رہتی دنیا تک یاد رہے گا- کیونکہ آپ کو پیلاطوس ثانی ہونے کا شرف حاصل ہوا- اور بلاشبہ پیلاطوس اول کے مقابلہ پر پیلاطوس ثانی اعلیٰ درجہ کا دلیر منصف اور صاحب بصیرت حاکم ثابت ہوا-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 31- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ نے سردار فاروق احمد خان لغاری کو ہدایت کی ہے کہ چونکہ حکومت چیف جسٹس آف پاکستان کی سفارشات کے مطابق سپریم کورٹ کے پانچ ججوں کی تعیناتی میں ناکام ہو چکی ہے اس لئے صدر مملکت خود پانچ ججوں کی تعیناتی کا نوٹیفیکیشن فوری طور پر جاری کریں۔ سپریم کورٹ کے تین رکنی بنچ نے تین گھنٹے کی سماعت کے بعد اٹارنی جنرل کی غیر موجودگی میں فیصلہ سنایا۔ اٹارنی جنرل کی نمائندگی کرتے ہوئے ڈپٹی اٹارنی جنرل نے عدالت عظمیٰ سے مزید وقت کی درخواست کی جو مسترد کر دی گئی۔ چیف جسٹس نے کہا کہ صورتحال غیر معمولی ہے۔ وقت نکلا جا رہا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ دو دن کے بعد کیا ہو جائے گا۔ اس لئے وقت نہیں دیا جا سکتا۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے صدر مملکت سے استدعا کی ہے کہ آئینی تقاضوں کے مطابق مقررہ مہلت سے فائدہ اٹھائیں اور فوری طور پر نوٹیفیکیشن جاری نہ کریں۔

○ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ غیر معمولی صورتحال ہے۔ حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ 20۔ اگست کو سفارشات بھیجی گئیں حکومت نے 30 دن میں عمل نہ کیا نہ ٹھوس وجوہ بتائیں۔ سابقہ حکومت توڑی گئی تو سپریم کورٹ نے اس کی توثیق کی تھی۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ اب بھی کہتا ہوں ملک کے حالات انشاء اللہ جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔ ترکی کے قومی دن کے موقعہ پر استقبالیہ میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے صدر مملکت نے یہ بات کہی ہے اخبار نویسوں کے سوال کے جواب میں آرمی چیف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا کہ حکومت اور عدلیہ کے درمیان مجھے کسی معاہدے کا علم نہیں۔ کوئی وجہ ہے میں اس پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ ملکی حالات درست ہونے تک بات نہیں کروں گا۔

○ پنجاب اسمبلی میں ایک قرارداد بھاری اکثریت سے منظور کی گئی جس میں آئین پاکستان اور پارلیمنٹ کی بالادستی پر مکمل یقین رکھتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا گیا کہ پاکستان کی بقاو سلامتی اور جمہوریت کے فروغ کے لئے پارلیمنٹ محمد نواز شریف کے قیادت پر مکمل اعتماد ہے۔ لوٹا کریسی اور ضمیر فروشی کے خلاف نواز شریف کے ساتھ ہیں ایوان پاکستان کی سیاست سے ہارس ٹریڈنگ کے خاتمے کے لئے تاریخی کردار ادا کرنے پر وزیر اعظم کے اقدامات کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

○ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے ایڈیشنل سیکرٹری اور ممتاز قانون دان چوہدری اکرام اللہ ایڈووکیٹ نے وزیر اعظم محمد نواز شریف اور وزیر قانون کے علاوہ پانچ ارکان پارلیمنٹ کے خلاف توہین عدالت کی درخواست سپریم کورٹ میں دی ہے ارکان پارلیمنٹ میں خواجہ آصف' ایم حمزہ' اسفندریار ولی اجمل خٹک اور ساجد میر شامل ہیں۔ انہوں نے 14 ویں ترمیم معطل کرنے کے فیصلے کے خلاف سنگین الزامات پر مشتمل تقریریں کیں جن کا مقصد ریاست کے اہم ستون کو نقصان پہنچا کر سیاسی مقبولیت حاصل کرنا تھا۔

○ سپریم کورٹ کی ہدایت کے باوجود ججوں کی تقرری نہ کرنے پر وزیر اعظم کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کرنے کے بارے میں کراچی کے وکیل اقبال حیدر کی سماعت سپریم کورٹ کے فل بنچ نے کی۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ پارلیمنٹ نے دستور کی بالادستی اور عدلیہ کے وقار کو پس پشت ڈال کر بدترین غصے کا اظہار کیا۔ ریکارڈ منگوا کر توہین عدالت کی کارروائی کی جائے۔ چیف جسٹس نے ابتدائی سماعت کے بعد کہا کہ اٹارنی جنرل کو پہلے ہی نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔ عدالت باقاعدہ اس کی سماعت کرے گی۔

○ وزیر قانون خالد انور نے کہا ہے کہ 20 مارچ کے فیصلے کی پہلی خلاف ورزی چیف جسٹس نے کی ہے۔ انہوں نے اپنے ساتھی دو ججوں کو پہلے ایڈہاک جج بنایا۔ پھر کنفرم کر دیا۔ ڈیڑھ سال تک خالی آسامیاں پر نہ کیں۔ جس درخواست پر ترمیم معطل کی وہ رکن پارلیمنٹ نے دائر نہیں کی۔ ارکان پارلیمنٹ کو سنا بھی نہیں گیا۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے ایوان صدر میں صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری سے ملاقات کی جو ایک گھنٹہ جاری رہی اور ججوں کی تقرری کا معاملہ زیر غور آیا۔

○ قومی اسمبلی کے اجلاس پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی کے نامہ نگار نے کہا ہے کہ حکومت عدلیہ تنازعہ ایسے موڑ پر آ گیا ہے جہاں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ حکمران پارٹی یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ چیف جسٹس کو کوئی حمایت حاصل نہیں۔ اور وہ اکیلے پارلیمنٹ کو یرغمال بنائے بیٹھے ہیں۔ نواز شریف کی پارٹی نے چیف جسٹس کو سیاسی کنٹرول سے ججوں کی آزادی دلانے پر ہیرو قرار دیا تھا۔ موجودہ تنازعہ سے کھلی جنگ شروع ہو گئی ہے۔

○ قانونی ماہرین کے مطابق آئین اور آرٹیکل 68 کے تحت سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے کسی جج کا کنڈکٹ پارلیمنٹ زیر بحث نہیں لا سکتی۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے قرار دیا ہے کہ سرکاری خرچ پر حج جائز نہیں۔ لوگ دوائیاں اور روٹی نہ ملنے پر مر رہے ہیں اور یہ مفت حج کر رہے ہیں۔ غلط قانون موجود ہے تو ضروری نہیں کہ اس کی پیروی کی جائے۔ حج پر نہ بھجوانے کے خلاف درخواست مسترد کرتے ہوئے فاضل عدالت نے یہ ریمارکس دیئے۔

نیا سٹاک نئی ورائٹی

3 ر نومبر سے معزز خریداروں کیلئے بالکل نئی ورائٹی۔ پورے شہر سے گارنٹی کیساتھ کم قیمت پر

جاپانی سادہ و پرنٹڈ سوٹ و برقعے

ہمیشہ سے نمبر 1 کوالٹی مہیا کرنیوالے

اکبر احمد 32/4 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ
ملحقہ کوٹھی سر ظفر اللہ خان صاحب فون 212866

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
تشخیص علاج ادویات
خصوصی رعایت کیمیات
گول بازار ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون: 212399

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام /۳۰، ۶۰ گرام /۹۰، ۱۰۰ گرام /۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰/
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

روزمرہ استعمال کی "کیوریٹو ادویات"

NAME	PRICE	INDICATION
APPETIZER CAPS	20-00	☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے
ARNICA HAIR OIL	40-00	☆ گرتے ہوئے بالوں اور سکری کیلئے مفید بالوں کا ٹانک
BRAIN TONIC	20-00	☆ دماغی تھکاوٹ اور حافظہ کی کمزوری یاداشت کی کمی کیلئے
COLD CURE TABS	20-00	☆ زکام' ناک کے پتلے ریشہ اور چھینکوں وغیرہ کیلئے
COLIC CURE TABS	20-00	☆ ہر قسم کی پیٹ درد' درد گردہ' پتہ کے درد کیلئے فوری اثر دوا
COUGH CURE TABS	20-00	☆ خشک و تر ہر قسم کی کھانسی کیلئے فوری اثر دوا
CURINE TABS	20-00	☆ سردی لگنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ہر قسم کی تکالیف کیلئے موثر
DIGESTINE TABS	20-00	☆ بدہضمی' پیٹ درد' اسہال' کھٹے ڈکار اور بھوک کی کمی وغیرہ کیلئے
FEVER CURE TABS	20-00	☆ ہر قسم کے سادہ بخار' ملیریا بخار' ٹائیفائیڈ وغیرہ کیلئے مفید ہے
HEARTONE CAPS	35-00	☆ دل کی جملہ امراض' درد دل' دل کی دھڑکن اور ضعف قلب وغیرہ کیلئے
PYORRHEA POWDER	25-36-00	☆ پائیوریا' دانتوں سے خون آنے کیلئے' دانتوں اور مسوڑھوں کی مضبوطی کیلئے
SUCHI BOOTI Q	35-00	☆ خرابی خون' عفونت' پھوڑا پھنسی' خارش وغیرہ سے لیکر کینسر تک کیلئے مفید ہے
TONIC DROPS	50-00	☆ عام جسمانی' اعصابی کمزوری اور نیند کی کمی وغیرہ کا موثر علاج ہے

اپنے شہر کے سٹاکسٹ سے یا براہ راست خط لکھ کر طلب فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ- پاکستان

ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون آفس 771/213156 (04524) فیکس 212299 (04524)